سوال

(3) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کیسے ہوئی؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رفیق غار کا ہجرت کی رات میں واقعہ بیان کرتے ہوئے مولانا فضل محمد صاحب اپنی کتاب "فتنہ ارتداد اور جہاد فی سبیل اللہ" کے صفحہ نمبر 186 پر لکھتے ہیں مختصراً کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب سانپ نے ڈنک مارا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن لگا دیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا درد ختم ہوگیا پھر یہ درد آخری عمر میں دوبارہ اٹھا جس کی وجہ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی موت واقع ہوگئی۔ گویا رفاقت صدیقی کی کیفیت موت میں بھی ساتھ رہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی زہر سے شہید ہوئے تھے کیا مذکورہ بات درست ہے کسی حدیث یا مستند کتاب سے حوالہ دیجیے؟ (ذوالفقار احمد۔ راہوالی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب یہ واقعہ خطیب تبریزی اپنی کتاب "مشکوۃ المصابیح" میں باب مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ کی الفصل الثالث میں امام رزین بن معاویہ العبدری کی "مسند رزین" سے لائے ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک دفعہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا تو وہ رو پڑے اور فرمانے لگے کاش کہ میرے تمام اعمال ان کے ایک دن اور ایک رات جیسے ہوتے، ایک رات وہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف چلے جب وہاں پہنچے تو کہا اللہ کی قسم آپ داخل نہ ہوں یہاں تک کہ میں آپ سے پہلے داخل ہو جاؤں، اگر اس میں کوئی ایذا پہنچانے والی چیز ہوگی تو مجھے ایذا پہنچے گی آپ اس سے محفوظ رہیں گے۔ چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ غار میں داخل ہوئے اسے صاف کیا اور اس کی ایک جانب کئی سوراخ تھے۔ انہوں نے اپنے تہ بند کو پھاڑ کر اس کے ٹکڑوں سے سوراخ بند کئے البتہ دو سوراخ باقی رہ گئے انہوں نے ان میں اپنے دونوں پاؤں داخل کر دیے۔ پھر کہا آپ اب تشریف لائیں چنانچہ آپ داخل ہوئے اور سر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی گود میں رکھا اور سو گئے۔

اس دوران ابو بکر رضی اللہ عنہ کا پاؤں سوراخ سے ڈسا گیا لیکن وہ اس لئے نہ ہلے (حرکت نہ کی) کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار نہ ہو جائیں جب آپ کے رخ انور پر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آنسو گرے تو آپ نے دریافت کیا کہ اے ابو بکر! تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں تو ڈسا گیا ہوں چنانچہ آپ نے اپنا لعاب دہن لگایا تو وہ تکلیف دور ہو گئی۔ پھر اس کے بعد زہر کا اثر ان پر دوبارہ ظاہر ہوا تھا جو ان کی موت کا سبب بنا۔ (الحدیث)

یہ واقعہ مولانا صفی الرحمان مبارکپوری حفظہ اللہ نے بھی "الرحیق المختوم" میں درج کیا ہے لیکن اس روایت کا یہ حصہ جو میں نے درج کیا ہے سند کے اعتبار سے کمزور ہے۔ امام بیہقی نے دلائل النبوۃ ج 2 ص 476'477، امام ذہبی نے السیرۃ النبویہ ص 221 اور علامہ ہبۃ اللہ الطبری اللالکائی نے شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ رقم 2426 ج 12 ص 434 میں درج کیا ہے اور علامہ علی متقی ہندی نے کنز العمال رقم 30615 ج 12 ص 494 میں دینوری کی کتاب المجالۃ اور ابو الحسن بن بشران کے فوائد، بیہقی کی

دلائل النبوۃ اور لالکائی کی شرح اصول اعتقاد اہل السنہ والجماعۃ کے حوالے سے درج کیا ہے۔

اس کی سند میں عبدالرحمن بن ابراہیم الراسبی اور اس کا استاد فرات بن السائب دونوں ضعیف راوی ہیں۔

عبدالرحمن بن ابراہیم الراسبی کے بارے امام ذہبی فرماتے ہیں اس نے ایک طویل باطل روایت ذکر کی ہے اور اس کے وضع کے ساتھ متھم ہے اور فرات بن السائب از میمون بن مھران از ضبہ بن محصن از ابی موسی۔ اس نے غار کا قصہ بھی بیان کیا ہے۔ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔ اس کی روایت موضوع ہے۔

(میزان الاعتدال 2/545 المغنی فی الضعفاء 2/593، دیوان الضعفاء 2411)

امام ابو نعیم اور امام دارقطنی نے بھی اسے ضعیف کہا ہے (لسان المیزان 3/403)

نیز دیکھیں:

(تنزیۃ الشریعہ المرفوعہ 2/77 الکشف الحثیث عمن رمی بوضع الحدیث 254 کتاب الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی 2/988 کتاب الموضوعات 1/212)

فرات بن السائب کے بارے میں امام یحیی بن معین نے فرمایا یہ محض ہیچ ہے، امام دارقطنی وامام نسائی نے متروک، امام ابو حاتم رازی نے ضعیف الحدیث اور منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ امام ابن عدی فرماتے ہیں اس کی روایات غیر محفوظ ہیں اور میمون سے منکر روایتیں بیان کرتا ہے اور یہ روایت اس نے میمون سے ہی بیان کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے اور محدثین نے اسے ترک کر دیا ہے جس کے بارے میں امام بخاری منکر الحدیث کہیں اس سے روایت لینا حلال نہیں۔

(کتاب الضعفاء الصغیر للبخاری 29، التاریخ الکبیر 7/130، التاریخ الصغیر 2/131، المغنی فی الضعفاء 2/175، میزان الاعتدال 3/341، دیوان الضعفاء 3346'488، لسان المیزان 4/430، الضعفاء الکبیر 3/458، کتاب المجروحین 2/207، الضعفاء والمتروکین للدارقطنی 434/141، الجرح والتعدیل 7/455، تنزیہ الشریعہ 1/95، الآلی المصنوعۃ 1/90، 2/115، المدخل الی الصحیح 186)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا روایت درست نہیں علاوہ ازیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بارے دو اور روایتیں ہیں۔

(1)۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حارث بن کلدۃ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ یہ کھانا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ھدیہ دیا گیا تھا تو حارث نے کہا اے خلیفۃ الرسول کھانے سے اپنا ہاتھ اٹھا لیں اس میں زہر ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا لیا تو دونوں بیمار ہو گئے۔ اور اختتام سال پر دونوں ہی فوت ہو گئے۔

(2)۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سوموار 7 جمادی اخری کے دن غسل فرمایا اس دن سردی تھی تو انہیں بخار ہو گیا۔ 15 دن بیمار رہے اس میں فوت ہو گئے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ 223'3/224 الاصابہ فی تمیز الصحابہ 2/344)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3۔ کتاب العقائد والتاریخ- صفحہ 41